19

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اور

قادیانیت

فتنہ قادیانیت کی تردید و مذمت میں مفکر پاکستان
حضرت علامہ محمد اقبالؒ کی علمی و عملی خدمات جلیلہ کا اجمالی جائزہ

ڈاکٹر وحید عشرت

دفاع ختم نبوت کونسل پاکستان
پی۔او۔ باکس نمبر 81۔ جی پی او۔ دی مال۔ لاہور پاکستان
www.difaekhatmenabowat.com

قادیانی دجال کے دجل و فریب سے دنیا بھر کے انسانوں، مسلمانوں اور خود قادیانیوں کو آگاہ کرنا عین عبادت ہے۔ تاکہ وہ اس گمراہی اور کفر و ضلالت سے محفوظ رہ سکیں۔ تاجدار ختمِ نبوت رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت اور محبت کا تقاضا ہے کہ ہم ان کی عزت و ناموس کی جان و مال سے حفاظت کریں اور سارقِ تاجِ ختمِ نبوت کا ہر جگہ تعاقب کریں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے قادیانیت کے خلافت جہاد میں حصہ لیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت کو امر بنا دیا۔ ایسے تمام عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دین و دنیا کی بشارتیں ہیں اور مردود ہیں وہ لوگ جو اس قادیانی دجال کو کسی بھی درجے میں انسان گردانتے ہیں۔

مرزا قادیانی ہذیان بکتے ہوئے کبھی خود کو مجدد کہتا، کبھی مسیح موعود، کبھی مہدی، کبھی ظلی نبی، کبھی بروزی نبی، کبھی خدا بن جاتا، کبھی رسول، یہ شخص جو انسانیت کے معیار پر بھی پورا نہیں اترتا، ان مقدس مراتب کا جس قدر بے غیرتی سے استعمال کرتا رہا ہے، اس پر تو اسے راجپال سے بھی بدتر سزا دینی چاہئے تھی تاکہ ایسے کذاب جہنم لینا قیامت تک کے لیے بند ہو جاتے۔

اسلام کے مطابق اس فتنۂ ارتداد کے بانی مرزا غلام قادیانی کی سزا رجم اور قتل ہونی چاہئے تھی۔ افسوس راجپال تو واصل جہنم ہو گیا مگر مرتدین کی یہ اولاد انگریز کی چھتر چھایا تلے قوت پکڑتی رہی اور آج کل بین الاقوامی اسلام دشمن قوتیں اور عالمی صیہونیت اس کی مربی اور پشت پناہ ہے اور وہ پوری دنیا میں کفر و ضلالت پھیلا رہے ہیں۔ یہ اسرائیل کے ایجنٹ، ہندو کے گماشتے، مغربی طاقتوں کے آلہ کار پاکستان اور عالم اسلام کے دشمن نمبر ایک ہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے سیاسی، عمرانی اور تہذیبی سطح پر ان کے خطرناک عزائم کا ادراک کیا اور انہیں اسلام اور ہندوستان (مراد مسلم ہندوستان جو آج کل پاکستان ہے) کا غدار قرار دیا۔ اس لئے کہ قادیانی اسلام کے بنیادی عقیدے ختم نبوت کے سارق ہیں اور ہندوؤں، انگریزوں اور یونینسٹوں کے ساتھ مل کر 1935ء کے آئین کی آڑ میں مسلم نشستوں پر قبضہ کر کے تحریک پاکستان کو سبوتاژ کرنا چاہتے تھے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بنا پر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جبکہ علماء کرام دینی اور مذہبی حوالے سے ان کے خلاف مورچہ بند تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت شرک فی النبوت ہے:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے 1902ء میں سب سے پہلے قادیانیت کا محاسبہ کیا۔ 1902ء میں انجمنِ حمایت اسلام کے جلسے میں اُنھوں نے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو جھٹلاتے ہوئے کہا کہ:

اے بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک
بزم را روشن ز نور شمع عرفان کردہ

(باقیات اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مرتبہ محمد عبداللہ قریشی، عبدالواحد معینی، ص113)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کسی بھی طرح کی ہو، کسی بھی مفہوم میں ہو، شرک فی النبوت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نورِ شمعِ عرفان سے بزم کو تلاش کیا۔

یعنی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ ہر لحاظ سے شرک فی النبوت ہے، خواہ اس کا مفہوم کوئی ہو، یعنی ظلی اور بروزی نبوت بھی اِس سے باہر نہیں۔

کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل نہیں ہوسکتا:

1903ء انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں ''فریادِ اُمت'' منعقدہ مارچ 1903ء میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظم پڑھی جس کا دوسرا عنوان ''ابر گہربار'' تھا۔ اس میں انہوں نے یہ شعر پڑھا:

مجھ کو انکار نہیں آمد مہدی سے مگر
غیر ممکن ہے کوئی مثل ہو پیدا تیرا

(باقیات اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مرتبہ محمد عبداللہ قریشی، عبدالواحد معینی، ص154)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کے ذریعے مرزا قادیانی کے اس دعوے کو رد کر دیا کہ وہ مثل مسیح علیہ السلام یا مثل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں:

1914ء میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ قادیانی جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کی قائل ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

''رموزِ بے خودی'' 1915ء میں شائع ہوئی۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدۂ ختم نبوت کا واشگاف اعلان کیا۔

پس خُدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسولِ ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفلِ ایام را
اُو رُسل را ختم و ما اقوام را
خدمتِ ساقی گری با ما گذاشت
داد ما را آخریں جامے کہ داشت
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ز احسانِ خدا ست
پردہ ناموسِ دینِ مصطفیٰ است
قوم را سرمایۂ قوت ازُو
حفظِ سرِ وحدتِ ملت ازُو
حق تعالیٰ نقشِ ہر دعویٰ شکست
تا اَبد اسلام را شیرازہ بست
دل ز غیر اللہ مسلماں برکُند
نعرۂ لا قَوْمَ بَعْدِیْ می زند

(مثنوی ''رموزِ بےخودی'' از مجموعہ اسرار و رموز)

ترجمہ:

1- اللہ تعالیٰ نے ہم پر شریعت اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رسالت ختم کردی۔

2- ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلۂ انبیا اور ہم پر سلسلۂ اقوام تمام ہو چکا، اب بزمِ جہاں کی رونق ہم سے ہے۔

3- میخانۂ شرائع کا آخری جام ہمیں عطا فرمایا گیا، قیامت تک ساقی گری کی خدمت اب ہم ہی انجام دیں گے۔

4- رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، احسانات خداوندی میں سے ایک بڑا احسان ہے۔ دینِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کا محافظ بھی یہی ہے۔

5- مسلمانوں کا اصل سرمایہ قوت یہی عقیدۂ ختم نبوت ہے اور اسی میں وحدتِ ملت کے

تحفظ کا راز پوشیدہ ہے۔

6- اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر دعویٰ نبوت کو باطل ٹھہرا کر اسلام کا شیرازہ ہمیشہ کے لیے مجتمع کر دیا ہے۔

7- اسی عقیدہ کے باعث مسلمان ایک اللہ کے سوا سب سے تعلق توڑ لیتا اور اُمتِ مسلمہ کے بعد کوئی امت نہیں، کا نعرہ بلند کرتا ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے 1916ء میں ایک بیان میں کہا:

''جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی ایسے نبی کا قائل ہو جس کا انکار مستلزم کفر ہو تو وہ خارج از اسلام ہوگا۔ اگر قادیانی جماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے تو وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے''۔ (7 جون 1933ء اقبال نامہ حصہ اول)

مسئلہ کشمیر اور قادیانی:

20 جون 1933ء علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کشمیر میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کی بنا پر کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔

قادیانی اہل قلم جن میں ڈاکٹر یعقوب بیگ پیش پیش تھا، کی سازشوں کے خلاف بیان دیا اور کشمیر کمیٹی کے عہدۂ صدارت کی پیش کش کو فریب قرار دیا اور کہا کہ ''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان حالات کے پیشِ نظر ایک مسلمان کسی ایسی تحریک میں شامل ہو سکتا ہے جس کا اصل مقصد غیر فرقہ واری کی ہلکی سی آڑ میں کسی مخصوص جماعت کا پراپیگنڈہ کرنا ہے۔

فروری 1934ء کو نعیم الحق وکیل پٹنہ کو لکھتے ہیں:

جس مقدمے کی پیروی کے لیے میں نے آپ سے درخواست کی تھی، اس کی پیروی چوہدری ظفر اللہ کریں گے۔ چوہدری ظفر اللہ خان کیونکر اور کس کی دعوت پر وہاں جا رہے ہیں مجھے معلوم نہیں۔ شاید کشمیر کانفرنس کے بعض لوگ ابھی تک قادیانیوں سے خفیہ تعلقات رکھتے ہیں۔

7 جون 1933ء کو اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کشمیر کے متعلق ایک بیان دیا جس میں وہ فرماتے ہیں۔

''میں مسلمانانِ کشمیر سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ان تحریکوں سے خبردار رہیں جو اُن کے خلاف کام کر رہی ہیں اور اپنے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کریں۔''

(حرفِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ لطیف احمد شیروانی، ص 201)

قادیانی جہاد کے منکر ہیں

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانی تحریک کا ذکر ایران کے بہاء اللہ کے ساتھ کیا ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ "The Development of Meta Physics in Persia" میں جس کا اُردو ترجمہ ''فلسفۂ عجم'' کے نام سے ہوا ہے، میں لکھتے ہیں: ''بہاء اللہ کا ایک ہی اصول تھا کہ نبوت کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ اس بنا پر وہ تحریک بھی دائرہ اسلام سے خارج ہوگئی اور اُس نے ایک نئی اُمت کی بنیاد ڈالی جو قرآنِ حکیم کی حدود سے تجاوز کر گئی ہے۔''

فرماتے ہیں:

صحبتش با عصرِ حاضر در گرفت
حرف دیں را از دو ''پیغمبر'' گرفت
آں ز ایراں بود و ایں ہندی نژاد
آں ز حج بیگانہ و ایں از جہاد
تا جہاد و حج نماند از واجبات
رفت جاں از پی کر صوم و صلوٰۃ
روح چوں رفت از صلوۃ وا
فرد ناہموار و صحبت بے نظام
سینہ ہا از گرمی قرآن تہی
از چنیں مرداں چہ امید ہی

(جاوید نامہ ص:200)

ترجمہ: ''وہ عصرِ حاضر کی صحبت اختیار کر چکا ہے۔ اب وہ دو جعلی پیروں سے دین سیکھتا ہے۔ ان میں سے ایک (بہاء اللہ) ایرانی ہے اور دوسرا مرزا قادیانی۔ پہلے نے حج مسخ کر دیا اور دوسرے نے جہاد۔ اب جہاد اور حج واجب نہ رہے تو روزے اور نماز کی روح ختم ہوگئی۔ نماز روزے کی روح جاتی رہی تو فرد بے لگام ہوگیا اور ملت بے نظام۔ سینے حرارت قرآن سے خالی ہو گئے۔ ایسے لوگوں سے بھلائی کی کیا امید۔

یعنی بہاء اللہ ایرانی نے حج کو ترک کر دیا اور مرزا غلام قادیانی نے جہاد بالسیف کو ختم کر

دیا۔ اگر حج اور جہاد دونوں کو ختم کر دیا جائے تو نماز اور روزہ بے جان پیکر رہ جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ فرد اور قوم دونوں خسارے میں رہ جائیں گے۔ فرد کی تربیت اور اصلاح کے راستے مسدود ہو جائیں گے۔ اجتماع اور معاشرہ میں نظم وضبط مفقود ہو جائے گا۔

تنسیخ جہاد کے بارے میں مولانا محمد حسین عرشی امرتسری نے اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے ایک ملاقات کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے:

''آخری عمر میں قریباً ہر صحبت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر آجاتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''سلطان ٹیپو شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جہادِ حریت سے انگریز نے اندازہ کیا کہ مسئلہ جہاد اُس کی حکومت کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے جب تک شریعت اسلامیہ سے اس مسئلہ کو خارج نہ کیا جائے انگریز کا مستقبل مطمئن نہیں۔ چنانچہ اُس زمانے کے مختلف ممالک کے علماء کو آلۂ کار بنانا شروع کیا۔ ہندوستانی علماء سے بھی ایسے فتاوٰی حاصل کیے لیکن ایک منصوص قرآنی مسئلے کو مٹانے کے لیے علماء کو ناکافی سمجھ کر ایک جدید نبوت کی ضرورت محسوس ہوئی جس کا بنیادی مسئلہ یہی ہو کہ اقوام اسلامیہ میں نسخ جہاد کی تبلیغ کی جائے۔ احمدیت کے اسباب وجود پر آج تک جو کچھ لکھا گیا، اس کی وقعت سطحیت سے زیادہ نہیں۔ اس کا حقیقی سبب اس ضرورت کا احساس تھا۔'' (ملفوظاتِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، ص: 41)

7 اگست 1936ء کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

''الحمدللہ کہ اب قادیانی فتنہ پنجاب میں رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے۔''

1935ء علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ''ضربِ کلیم'' میں اپنی نظم ''جہاد'' میں قادیانیوں پر تنقید کی۔

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ یورپ سے درگزر؟

(ضربِ کلیم، ص 40)

دوسری جگہ نظم ''نبوت'' میں کہتے ہیں:

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام!

(ضرب کلیم، ص69)

ایک نظم ''امامت'' میں لکھتے ہیں:

فتنۂ ملّتِ بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے

(ضرب کلیم، ص63)

نظم ''نفسیات غلامی'' میں انگریز کی قادیانیوں کی چاکری پر لکھتے ہیں:

ہو اگر قوتِ فرعون کی در پردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللّٰہی!

(ضرب کلیم، ص170)

ایک اور نظم ''الہام وآزادی'' میں کہتے ہیں:

ہو بندۂ آزاد اگر صاحب الہام
ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوام شرق 1936ء میں طبع ہوئی۔ اس میں قادیانیت کی طرف دو جگہ اشارات موجود ہیں۔ ایک جگہ تو واضح ہے اور دوسری جگہ صرف اشارہ ہے۔

فرماتے ہیں:

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید
آنکہ در قرآں بغیر از خود ندید

ترجمہ: آخری مصرعہ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ قادیانیوں نے قرآنِ پاک کی تفسیر اس طرح کی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا ثبوت بن جائے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جاوید نامہ میں تو مرزا قادیانی کو انگریزوں کا مرید قرار دیا ہے۔

اور بیان کیا ہے کہ یہ انگریزوں کی غلامی کو رحمت سمجھتا ہے۔

نظم ''فقر'' میں کہتے ہیں:

شیخ او طردِ فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقامِ بایزید
گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است
دولتِ اغیار را رحمت شمرد
رقص یا گردِ کلیسا کرد و مرد

(مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوام شرق، ص:24)

ترجمہ: اُس کے صوفیہ فرنگی لارڈ کے مرید ہیں۔ اگرچہ باتیں حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دین کی رونق محکومی سے ہے۔ خودی سے محرومی کا نام زندگی ہے۔ اس نے غیروں کی دولت کو رحمت شمار کیا وہ کلیسا کے گرد رقص کرتا ہوا مر گیا۔

یعنی شیخ قادیانی انگریزوں کا مرید ہے، اگرچہ وہ تصوف کے مقامات بلند کا مدعی ہے۔ اُس کے خیال میں دین کو پنپنے کے لیے غلامی ضروری ہے۔ اُس نے اپنی ساری زندگی کلیسا والوں کی خوشامد کرتے ہوئے بسر کردی اور دوسروں کی غلامی کو اپنے لیے رحمت جانتا رہا۔

قادیانیت کا خاتمہ

1937: ''قادیانی مذہب'' از پروفیسر الیاس برنی، موصول ہونے پر اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا۔

''قادیانی تحریک یا یوں کہیے کہ بانی تحریک کا دعویٰ مسئلہ بروز پر مبنی ہے۔ مسئلہ بروز کی تحقیق تاریخی لحاظ سے از بس ضروری ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے، یہ مسئلہ عجمی مسلمانوں کی ایجاد ہے اور اصل اس کی آرین ہے۔ نبوت کا سامی تخیل اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ میری ناقص رائے میں اس مسئلہ کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کردے گی۔''

ہماری اس تحریر سے واضح ہو گیا ہوگا کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کسی اضطراری کیفیت میں قادیانیوں کے خلاف مہم جوئی نہیں کی تھی بلکہ ایک پورے تسلسل کے ساتھ 1902ء سے اپنی وفات تک قادیانیت کے خلاف جہاد کیا۔ علمائے عظام نے دینی اور مذہبی محاذ پر اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عمرانی، تہذیبی، اور سیاسی محاذ پر اس کفرستان پر پیہم حملے کئے اور 1935ء میں تحریک

پاکستان جو مسلمانوں کی برصغیر میں آزادی کی آخری کوشش تھی کو سبوتاژ کرنے کی قادیانی کوششوں کی وجہ سے کھل کر انہیں اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تا کہ مسلمانوں کی نشستوں پر منتخب ہو کر مسلمانوں کو ہندو اور انگریز کا غلام نہ بنا دیں۔ برصغیر میں قادیانی ریاست کی تشکیل کے لئے قادیانیوں نے کبھی پنجاب، کبھی کشمیر اور کبھی بلوچستان کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا جنہیں بندگان خدا نے ناکام بنا دیا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قادیانی.....اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں۔ یہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں پر ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں اور پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے خلاف بھارت کی حمایت کرتے ہیں اور اسے امن کے لئے خطرہ قرار دیتے ہیں۔

اُمت مسلمہ سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے انگریز استعماریت نے برصغیر بالخصوص پنجاب میں قادیانیت کا شرمناک پودا کاشت کیا جو مسلمانوں کے لیے برگ حشیش سے بھی زیادہ زہرناک اور افسوس ناک ثابت ہوا ہے۔ یہ مسلمانوں کے سینے کا ناسور ہے جو گزشتہ ایک صدی سے فتنہ در فتنہ پھیل رہا ہے۔ انگریز کی غلامی کو مرغوب بنانے کی رومانیت اس کا بنیادی وظیفہ رہا ہے۔ ختم نبوت کے چور جسے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے شرک فی النبوت قرار دیا، ایک ایسے بدبخت، ہذیان گو، جنس پرست اور غلیظ انسان کو نبی، مجدد اور مسیح موعود کے طور پر پیش کرتے رہے جو اپنی اخلاقی باختگی کے سبب انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں تھا۔ انگریز کی ٹوہ چاٹنے والا یہ شخص اور اس کی کافرامت شروع سے ہی مسلمانوں کو کافر قرار دیتی اور ان کے خلاف سازشیں بُنتی نظر آتی ہے۔ اسی لئے اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اعلان کیا تا کہ عام مسلمان ان سے دھوکہ نہ کھائیں اور یہ مسلمانوں کے اندر نقب نہ لگا سکیں۔

مرزا بشیر الدین محمود جو قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ تھا ایک بہت بڑا سازشی ذہن تھا۔ اس نے کشمیر کمیٹی کی آڑ میں اور کشمیری مسلمانوں کی آزادی کے پردے میں کشمیر میں قادیانی مبلغ بھیجے اور انگریز کی ملی بھگت سے کشمیر کو قادیانی ریاست میں تبدیل کرنے کا کھیل کھیلتا رہا۔ وہ کشمیر کمیٹی کی کاروائیوں کا مخبر تھا اور کشمیر کی آزادی کے لیے ہونے والی کوششوں سے انگریزوں کو آگاہ رکھتا رہا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور کچھ دوسرے لوگوں نے اسی لئے اس کشمیر کمیٹی سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس بدبخت کو اس کی صدارت سے مستعفی ہونا پڑا۔ سر ظفر اللہ خاں اور دوسرے بااثر قادیانیوں نے مسلمان نوجوانوں کو نوکریوں ،

عورتوں اور دولت کے لالچ دے کر قادیانیت کی طرف راغب کیا۔ خود شیخ اعجاز احمد جو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا سگا بھتیجا تھا، ظفر اللہ خاں کی طرف سے جج کے عہدہ کے لالچ میں آ کر قادیانی ہو گیا۔ خاندان اقبال رحمۃ اللہ علیہ میں یہ واحد روسیا تھا جس نے اپنے مقدر میں قادیانیت کی ذلت لکھی۔ جبکہ اس کے باپ، بیٹوں اور بیٹیوں نے قادیانیت کو دھتکار دیا۔

قادیانیت نے سر فضل حسین اور چودھری ظفر اللہ کے توسط سے یونینسٹ پارٹی اور مسلم لیگ میں گھس کر 1935ء کے دستور کے تحت ہونے والے انتخاب میں مسلم نشستوں پر قادیانی امیدوار کھڑے کرنے کا منصوبہ بنایا تا کہ یہ قادیانی مسلم نشستوں پر منتخب ہو کر اور مسلم عوام کے نمائندے بن کر قیام پاکستان کے مطالبے کو سبوتاژ کر سکیں اور انگریز کی غلامی کو رحمت قرار دے کر برصغیر کی تقسیم کو ناکام بنا دیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے 1935ء سے جب شد و مد سے قادیانیوں کے کافر اور غیر مسلم اور امت اسلامیہ سے اخراج کا جو مطالبہ کیا، اس کے پیچھے ان کی تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کی سازش کو توڑنا تھا۔ چنانچہ قیام پاکستان کے بعد جب انھیں غیر مسلم قرار دیا گیا تو یہ بھی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہی کے خواب کی تعبیر تھی۔ کیونکہ برصغیر کے تمام علماء متفقہ طور پر انہیں غیر مسلم اور کافر قرار دے چکے تھے۔ خود قادیانی بھی اپنی تحریروں میں مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ صرف وہ مسلمانوں میں نقب لگانے کے لئے چولے پہ چولا بدلتے ہیں۔ کتنی ستم ظریفی ہے کہ وہ تو مسلمانوں کو کافر سمجھیں، مسلم قائدین اور عوام کے جنازوں میں شرکت نہ کریں۔ (چوہدری ظفر اللہ نے وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بھی قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی) مگر چاہیں کہ انھیں مسلمانوں سے الگ نہ کیا جائے۔ ختم نبوت پر ان کی بھونڈی اور ناکارہ تاویلات جھوٹ اور فریب کاری کا پلندہ ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا خفی، جلی بروزی، ظلی مہدویت، مسیح موعود اور مجددیت کا دعویٰ کفر و زندقہ کے سوا کچھ معنی نہیں رکھتا جبکہ اس کا مدعی قادیانی کذاب جیسا جھوٹا، جنس پرست، انگریز کے تلوے چاٹنے والا، اخلاق باختہ شخص ہو۔ یہ امت مسلمہ میں نفاق کا فتنہ تھا جو ذلیل و رسوا ہوا۔

قادیانی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ ہیں:

قادیانیت سے بیزاری کے بارے میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت ''بانی اسلام

کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت'' کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ (اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور احمدیت، صفحہ 59 بی۔اے ڈار)

قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے

''میرے نزدیک بہائیت قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے لیکن مؤخر الذکر (قادیانیت) اسلام کے چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ اس کا (قادیانیت فرقہ) حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لیے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں۔ گویا تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے''

(حرف اقبال رحمۃ اللہ علیہ ص 123 مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

قادیانی گروہ وحدتِ اسلامی کا دُشمن ہے

''مسلمان ان تحریکوں کے معاملے میں زیادہ حساس ہیں جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے۔''

''مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے''۔ (حرف اقبال رحمۃ اللہ علیہ ص 122)

مسلمان، قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ میں حق بجانب ہیں:

''نئے دستور میں ایسی اقلیتوں کے تحفظ کا علیحدہ لحاظ رکھا گیا ہے لیکن میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس کے نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے 1919 میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا۔ اب وہ

قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لیے کیوں انتظار کر رہی ہے؟

(حرف اقبال رحمۃ اللہ علیہ ص 138)

قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں:

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا خط پنڈت جواہر لال نہرو کے نام.....)

لاہور..... 21 جون 1936ء

''میں اس باب میں کوئی شک و شبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ احمدی اسلام اور ہندوستان (موجودہ پاکستان) دونوں کے غدار ہیں''

(بحوالہ کتاب کچھ پرانے خطوط حصہ اول ص 293 مرتبہ جواہر لال نہرو)

مطبوعہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی انڈیا مترجمہ عبدالمجید الحریری ایم اے ایل ایل بی)

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہے کہ یہ گستاخان نبوت کافر اور پاکستان دشمن ہیں اور اکھنڈ بھارت کے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں لہٰذا ان کا وجود پاکستان میں ناقابل برداشت ہے اور وہ پاکستان میں بیٹھ کر اور پاکستان سے باہر آئین پاکستان کو اس لئے ختم کرنے کے درپے ہیں کہ اس میں انہیں کافر اور غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور یہ آئین پاکستان میں ان کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھتا۔ مرزا طاہر نے موجودہ عدلیہ، انتظامیہ اور صدر لغاری کے تنازے میں قادیانیت کے اس مذموم مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی کہ کس طرح یہ بحران شدید ہو، آئین معطل ہو جائے اور قادیانیوں کو کھل کر کھیلنے کا موقع مل جائے۔ مگر خدا نے انہیں ننگا کر کے ان کے مقاصد ناکام بنا دیئے ہیں۔ مشہور قادیانی سائنس دان عبدالسلام نے بھی پاکستان دشمنی میں ایٹمی پلانٹ کے راز حکومت امریکہ کو پہنچائے جس پر جنرل ضیاء نے کہا کہ۔

''اس غدّار کو کبھی میرے سامنے نہ لانا۔ یہ امریکہ، برطانیہ اور یہودیوں کا گماشتہ ہے''

اور اس لئے اسے نوبل انعام دیا گیا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب شہید اسلام صدر جنرل محمد ضیاء الحق امریکہ تشریف لے گئے اور انہوں نے کہا کہ پاکستان ایٹم بم نہیں بنا رہا۔ ہم تو پرامن مقاصد کے لئے ایٹمی پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں تو امریکوں نے غصے میں آ کر جنرل ضیاء کو ایک کمرے میں جانے کو کہا جہاں کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا جب جنرل ضیاء اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے تو دوسرے دروازے سے نکلتے ہوئے جنرل ضیاء نے ڈاکٹر عبدالسلام کو دیکھ لیا تھا۔

صدر ایوب خان مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ پاکستان ایٹمی طاقت بن جائے۔ چنانچہ انہوں نے وفاقی وزیر قانون شیخ خورشید کے بھائی منیر احمد خان کی سربراہی میں ایٹمی کمیشن تشکیل دیا مگر یہ، ڈاکٹر عبدالسلام کا شاگرد تھا اور حلقۂ اثر میں تھا چنانچہ ان دونوں کی وجہ سے اس سمت میں کوئی پیش رفت نہ ہوسکی۔ یہ دونوں امریکہ اور برطانیہ کو پاکستان کی ان سرگرمیوں سے باخبر رکھتے رہے۔ 1971ء کے بعد جب ذوالفقار علی بھٹو اقتدار پر آئے تو انہوں نے ایٹمی طاقت بننے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو اس منصوبے پر کام سونپا گیا۔ ان کے خلاف بھی ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر منیر احمد خان سازشیں کرتے رہے، جنہیں جنرل ضیاء الحق نے ناکام بنایا۔ جب تک ڈاکٹر عبدالسلام زندہ رہا پاکستان ایٹمی طاقت نہ بن سکا۔ اس کے واصل جہنم ہونے کے بعد ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی سربراہی میں پاکستان ایٹمی طاقت بن گیا۔ یوں قادیانیوں کی پاکستان کے خلاف یہ سازش بھی ناکام ہوئی۔ ذوالفقار علی بھٹو کو یہ اعزاز ہے کہ انہوں نے پاکستان میں ایٹمی توانائی کا آغاز کیا اور انہوں نے ہی قادیانیوں کو اقلیت قرار دے کر اس فتنے کا گھیرا تنگ کر دیا۔

ہر قادیانی جہاں بھی بیٹھا ہے وہ اسلام اور ملک دونوں کا غدار ہے۔ پاکستان اور اسلام کا دشمن ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ ہے۔ لہٰذا انہیں تمام اہم اور کلیدی مناصب سے فوراً الگ کر دیا جائے۔ ان پر کڑی نگاہ رکھی جائے تاکہ ان کی سازشوں کو ناکام بنایا جاسکے۔ اس لئے کہ ہمارے ایمان اور پاکستان کو فوری طور پر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں کہ ان کے گرد گھیرا تنگ سے تنگ ہوتا چلا جائے۔ یہ ہمارے ایمان اور ملک کی سلامتی کا تقاضا ہے۔ ان سے ہر رعایت خود سے دشمنی کے مترادف ہے۔

ختمِ نبوت اور ردِّ قادیانیت پر مشتمل لٹریچر پر کوئی پابندی نہیں

نمبر ایم یو بی پی/ کیو آر/ 2014ء (متحدہ علماء بورڈ پنجاب کا فیصلہ) مورخہ 2 فروری 2015ء

روئیداد مشترکہ اجلاس ڈیلی کمیٹی نمبر 2،1 متحدہ علماء بورڈ پنجاب منعقدہ مورخہ 22 جنوری 2015ء بروز جمعرات 11:00 بجے دن

فیصلہ: اجلاس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ آئینِ پاکستان کے مطابق چونکہ مرزائی/ قادیانی/ لاہوری گروپ غیر مسلم قرار پائے ہیں اور وہ اسلامی اصطلاحات قانوناً استعمال نہیں کر سکتے اس کے باوجود قانون شکنی کرتے ہوئے اسلامی اصطلاحات مسلسل استعمال کیے جا رہے ہیں۔ اُن کی تکفیر، ردوتردید کے حوالے سے چھپنے والا تحفظِ ختمِ نبوت کا لٹریچر کسی طور پر بھی نفرت انگیز مواد (Hate Material) کے زمرے میں نہیں آتا۔ لہٰذا محکمہ داخلہ، محکمہ پولیس بالعموم اور حکومت پنجاب بالخصوص تحفظِ ختمِ نبوت کے لٹریچر کی تحریر، تدوین، پرنٹنگ، طباعت، تقسیم و فروخت وغیرہ پر قطعاً کوئی کاروائی نہ کرے۔ متفقہ طور پر سفارش کی گئی محکمہ داخلہ پنجاب اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کرے۔ نیز متفقہ طور پر تحفظِ ختمِ نبوت اور ردِ قادیانیت کے لٹریچر کے حوالے سے پولیس کی کاروائیوں کی بھرپور مذمت کی گئی۔

اس فیصلے کی تائید میں گورنمنٹ آف دی پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور نے 31 مارچ 2016ء نمبر PTL 2010/15-6 SO(IS-II) اور 20 مئی 2016ء کو لیٹرز جاری کر دیئے۔

اس حوالے سے قومی اخبارات میں مندرجہ ذیل خبریں پرنٹ ہوئیں۔

- تحفظِ ختمِ نبوت کے حوالے سے لٹریچر فرقہ واریت کے زمرے میں نہیں آتا، متحدہ علماء بورڈ پنجاب (2) 13 فروری 2015ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)
- قادیانیت کے خلاف لٹریچر نفرت انگیز مواد کے زمرے میں نہیں آتا، علماء بورڈ (روزنامہ جنگ لاہور 13 فروری 2015ء)
- پنجاب پولیس کو تحفظِ ختمِ نبوت لٹریچر کے خلاف کاروائی سے روک دیا گیا (روزنامہ اُمت کراچی/ حیدرآباد/ پشاور 15 فروری 2015ء)
- تحفظِ ختمِ نبوت لٹریچر پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی، قادیانی مذہب کے رد پر مبنی لٹریچر نفرت انگیز مواد کی فہرست میں نہیں آتا۔ پنجاب علماء بورڈ (روزنامہ اسلام کراچی 14 فروری 2015ء)

شیزان (Shezan) کا بائیکاٹ کیجیے!

شیزان گستاخان رسول ﷺ قادیانیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر چناب نگر (ربوہ) جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 25 فیصد فنڈ قادیانیوں کو جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قادیانیوں کا کفر دیگر کافروں (ہندوؤں، عیسائیوں، یہودیوں وغیرہ) کے کفر سے جدا ہے۔ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں۔ لہٰذا ان سے کسی بھی قسم کا کاروبار اور لین دین کرنا حرام ہے۔ شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کسی قادیانی کی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجیے۔

توجہ فرمائیں! مسلمانوں کے بائیکاٹ کے بعد اب شیزان نے پران (Pran) اور مشموم (Mashmoom) کے نام سے اپنا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ ایک ہی کمپنی کے مختلف نام ہیں جو مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے لانچ کی گئی ہیں۔ ان کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان کی دینی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔

دفاع ختم نبوّت کونسل پاکستان خط و کتابت کورس

پی۔او۔ باکس نمبر 81۔ جی پی او۔ دی مال۔ لاہور پاکستان

زیر سرپرستی
◉ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر (قائم مقام چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ)
◉ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پی ایچ ڈی (فقہ) (ر) سابق کمشنر سیکرٹری)

0331-4421965, 0322-4356986, 0321-3178878 0333-4432090

www.difaekhatmenabowat.com